امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی فقہی سند

مفتی احمد نواز قادری عطاری

☆ فقہی سند

- سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ
  - حضرت حماد بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ
    - ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ
      - علقمہ بن قیس رحمۃ اللہ علیہ
        - حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

فون:03024154930

منجانب:الفرید آنلائن اکیڈمی(AL FAREED ONLINE ACADEMY)

جاننا چاہئے کسی بھی صاحب علم شخصیت کو جاننے کے لئے، اس کے علمی کمالات سمجھنے کے لئے، اس کے وعقائد و نظریات پرکھنے کے لئے اولاً ذہن اس کے اساتذہ کی طرف جاتا ہے کہ وہ علم میں کس مرتبہ و مقام پہ تھے ان کے عقائد و نظریات کیا تھے کس حیثیت کے علماء کی نظر میں ان کے افکار تھے پھر اس شخصیت کو پڑھا جاتا ہے اس کی علمی خدمات کو نگاہ محبت سے دیکھا جاتا ہے ان کی اتباع کو اپنے لئے باعث فخر سمجھا جاتا ہے اس لئے ہم ضروری خیال کرتے ہیں کہ سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی علمی سند کو بیان کریں جس کے ذریعے آپ تک علم کے دریا پہنچے پھر آگے ان سے امت سیراب ہوئی اور آج تک ہو رہی ہے۔ امام شمس الدین ذھبی رحمۃ اللہ علیہ نے سیر اعلام النبلاء میں اس علمی سند اور مبارک لڑی کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

"فافقہ اهل الکوفۃ علی و ابن مسعود و افقہ اصحابهما علقمۃ و افقہ اصحابہ ابراهیم و افقہ اصحاب ابراهیم حماد و افقہ اصحاب حماد ابوحنیفۃ و افقہ اصحابہ ابویوسف و انتشر اصحاب ابی یوسف فی الآفاق و افقهھم محمد و افقہ اصحاب محمد ابو عبد اللہ الشافعی رحمهم اللہ تعالی"[1]

ترجمہ: اہل کوفہ میں حضرت علی وعبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سب سے زیادہ فقیہ تھے اور حضرت علقمہ ان کے شاگردوں میں سب سے زیادہ فقیہ تھے اور حضرت علقمہ کے شاگردوں میں ابراھیم نخعی سب سے زیادہ فقیہ تھے اور حضرت ابراھیم نخعی کے شاگردوں میں امام حماد سب سے زیادہ فقیہ تھے اور امام حماد کے شاگردوں میں امام اعظم سب سے زیادہ فقیہ تھے اور امام اعظم کے شاگردوں میں امام ابویوسف سب سے زیادہ فقیہ تھے اور امام ابویوسف کے شاگرد پوری دنیا میں پھیل گئے ان میں سب سے زیادہ فقیہ امام محمد

---

(18) امام ذھبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذھبی، سیر اعلام النبلاء، ج:5، ص:531، مطبوعہ، دار الحدیث القاہرہ

تھے اور امام محمد کے شاگردوں میں امام شافعی سب سے زیادہ فقیہ تھے، اب ہم اختصار کے ساتھ امام صاحب سے لے کر اوپر تک ان ائمہ ذیشان کا تعارف کرواتے ہیں۔ فاقول

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ:

امام الائمہ سراج الامہ سیدنا و مولانا امام اعظم نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ اسّی ہجری کو کوفہ میں پیدا ہوئے ایک سو پچاس ہجری میں انتقال ہوا، آپ کے پوتے سیدنا اسماعیل بن حماد فرماتے ہیں:

"انا اسماعیل بن حماد بن النعمان بن ثابت بن نعمان بن المرزبان من ابناء فارس من الاحرار وللہ ما وقع علینا رق قط ولد جدی سنۃ ثمانین وذھب ثابت الی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وھو صغیر فدعا لہ بالبرکۃ فیہ وفی ذریتہ ونحن نرجو ان یکون اللہ تعالی قد استجاب ذلک لعلی فینا والنعمان بن المرزبان ابو ثابت ھو الذی اھدی لعلی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ الفالوذج فی یوم المھرجان النیروز فقال مھرجونا کل یوم"[(2)]

ترجمہ: میں اسماعیل بن حماد بن نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان ہوں اہل فارس کے ازاد افراد سے اللہ کی قسم ہم کبھی بھی کسی کے غلام نہیں رہے میرے دادا اسی ہجری کو پیدا ہوئے، آپ کی چھوٹی عمر میں آپ کے والد ثابت انہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے حضرت علی نے آپ کے لئے اور آپ کی اولاد کے لئے دعائے برکت کی اور ہمیں یقین ہے اللہ تعالی نے اسے ہمارے حق میں قبول فرمایا، نعمان بن

---

(19) ابن خلکان، ابو العباس شمس الدین احمد بن محمد بن ابی بکر بن خلکان، وفیات الاعیان، ج:3، ص: 201، دار احیاء التراث بیروت، الطبعہ الثانیہ

مرزبان نے فالودہ ہدیہ کیا حضرت علی کو نیروز کے دن (اہل فارس کا سب سے بڑا تہوار) تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمارا ہر دن ہی عید ہے۔

اللہ تعالی نے آپ کو کمال درجہ کی فہم و فراست عطاء کی تھی اس لئے آپ کو علم سے بھی بہت زیادہ لگاؤ تھا آپ کے اساتذہ بھی آپ کی ذہانت کا اعتراف کرتے تھے۔

نوٹ: آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تفصیلی حالات زندگی پڑھنے کے لیے ہماری تالیف "لمع البیان فی سیرۃ النعمان" کا مطالعہ کریں۔

امام حماد بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ:

امام اعظم کے اساتذہ میں بڑا نام فقیہ عراق امام حماد بن سلیمان کا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی کوفہ کے رہنے والے تھے۔ باطنی و علمی خزانوں کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ظاہری وسعت و کشادگی سے بھی نوازا تھا ہر رمضان کے بابرکت مہینے میں پانچ سو لوگوں کی افطاری کا اہتمام کرتے تھے اور عید کے بعد سب کو سو سو درھم دیا کرتے تھے۔ امام اعظم رضی اللہ عنہ جیسے ذہانت و فطانت کے ماہر فرماتے ہیں: میں بصرہ میں آیا اور میرا خیال تھا کہ لوگ جو بھی مجھ سے سوال کریں گے اس کا جواب دوں گا، فرماتے ہیں لوگوں نے مجھ سے سوال کئے مگر مجھے ان کے جوابات نہ آئے کہتے ہیں تب سے میں نے پختہ نیت کرلی کہ امام حماد کے حلقہ درس کو نہیں چھوڑوں گا جب تک وہ حیات ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کو اپنے استاذ سے بہت محبت تھی آپ کے لئے ہر روز دعائے مغفرت کیا کرتے تھے اور اپنے بیٹے کا نام حماد آپ کے نام پر رکھا۔

مشہور اساتذہ:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کبار اساتذہ میں درج ذیل اسماء مبارک شامل ہیں: صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، سعید بن جبیر، زید بن وھب، سعید بن مسیب، عکرمہ، ابووائل، ابراھیم نخعی، حسن، عبداللہ بن بریدہ، امام شعبی، عبدالرحمن ابن سعد۔ آپ کے تلامذہ میں یہ اسماء مشہور ہیں: آپ کے بیٹے اسماعیل، ہشام الدستوائی، امام اعظم ابوحنیفہ، حکم بن عتیبہ، آپ کے تمام اساتذہ میں بڑا نام حضرت ابراھیم نخعی کا ہے ان سے آپ نے علم فقہ و دیگر تمام علوم سیکھے۔

آپ کی توثیق و توصیف میں علماء کے اقوال:

یحیٰی بن معین نے آپ کو ثقہ کہا، امام احمد نے آپ کو مقارب الحدیث کہا، ایسی ہی امام شعبہ نے آپ کو صدوق اللسان کہا، امام عجلی آپ کے بارے فرماتے ہیں:

"کوفی ثقۃ وکان افقہ اصحاب ابراھیم"(3)

یعنی آپ کوفہ کے رہنے والے تھے، حدیث میں ثقہ تھے اور حضرت ابراھیم نخعی کے اصحاب میں سب سے زیادہ فقیہ تھے۔

ابن شبرمہ لکھتے ہیں: "ما احد امنّ علیّ بعلم من حماد"(4)

حصول علم میں مجھ پر امام حماد سے زیادہ کسی نے احسان نہیں کیا۔

---

(28) تہزیب التھزیب، من اسمہ حماد، ج:6، ص:201

(29) سیر اعلام النبلاء، ج:5، ص:528

مغیرہ بن مقسم کہتے ہیں میں نے امام حماد کے استاذ حضرت ابراھیم نخعی سے کہا: " ان حماداقد جلس یفتی قال و مایمنعہ وقد سالنی عمالم تسالنی عن عشرہ "(5)

ترجمہ: آپ کے شاگرد حماد نے فتویٰ دینا شروع کر دیا ہے، آپ نے فرمایا: کون سی چیز اس کو اس سے منع کر سکتی ہے حالانکہ اس نے مجھ سے اتنے سوال کئے ہیں کسی دوسرے نے اس کے دسواں حصہ کے برابر بھی نہیں کئے۔

عثمان بن زفر تیمی کہتے ہیں: "سمعت محمد بن صبیح یقول لما قدم ابو الزناد الکوفۃَ علی الصدقات کلم رجل حماد بن ابی سلیمان فیمن یکلم ابا الزناد یستعین بہ فی بعض اعمالہ فقال حماد کم یؤمل صاحبک من ابی الزناد ان یصیب معہ؟ قال الف درھمؔ قال (رحمہ اللہ) امرت لہ بخمسۃ آلاف درھم و لا یبذل وجھی الیہ قال جزاک اللہ خیرا "

ترجمہ: میں نے محمد بن صبیح کو فرماتے ہوئے سنا: جب ابوزناد کوفہ آیا صدقات کا عامل بن کر تو ایک آدمی نے امام حماد سے بات کی اس شخص کے بارے جس نے ابوزناد سے کچھ پیسے مانگے تھے اپنی کسی حاجت کے لئے ،آپ نے اسے فرمایا: تیرے ساتھی کو ابوزناد سے کتنی رقم ملنے کی امید ہے؟ اس نے کہا ہزار درھم، آپ نے فرمایا: میں نے اسے پانچ ہزار درھم دینے کا حکم دیا ہے اور مجھے اس پر کوئی ملامت نہیں اس نے کہا جزاک اللہ خیرا۔ آپ رحمۃ اللہ کو اللہ نے مال کی وسعت دی ہوئی تھی اس آپ میں کنجوسی نہیں کرتے تھے بلکہ ضروت

---

(30)حوالہ مذکور، ص:529

(1) نخعی آپ رحمہ اللہ کو نخع کی طرف منسوب کر کے کہا جاتا ہے جو قبیلہ مذحج کی ایک شاخ ہے اور یہ قبیلہ کوفہ شہر میں آباد تھا۔

مندوں محتاجوں غریبوں اور اپنے تلامذہ پر خرچ کرتے رہتے تھے اسی وجہ سے آپ کے شاگرد رشید سیدنا امام اعظم میں بھی یہ وصف بدرجہ اتم موجود تھا، اللہ تعالیٰ کی ان پہ رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب بخشش ہو۔ آمین

ابراھیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ:

فقیہ عراق امام کوفہ ابو عمران ابراھیم بن یزید بن قیس بن الاسود بن عمرو بن ربیعہ النخعی(1) الکوفی تقریبا چھیالیس ہجری کو کوفہ میں پیدا ہوئے اور یہیں چھیانوے ہجری میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور میں حضرت عبد اللہ بن مسعود کی فقہ کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے کوفہ میں آپ کو وہی مقام حاصل تھا جو مدینہ میں سعید بن مسیب کو اسی لئے آپ کو فقیہ عراق کا لقب دیا گیا امام اعظم جیسی شخصیت نے آپ ہی کی فقہ کو حضرت حماد کے زریعے حاصل کیا اور آگے آفاق میں پھلایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا تھا علم حدیث میں بھی کمال درجہ کی مہارت رکھتے تھے علماء نے کہا کہ آپ حدیث کی صحت کو جاننے اس میں موجود علل کو پرکھنے میں سنار کی طرح تھے، انتہائی اعلیٰ حافظہ کے مالک تھے اسی وجہ سے بلکل لکھا نہیں کرتے تھے ، امام ذھبی نے آپ کو واسع الروایۃ، فقیہ النفس، کبیر الشان ، کثیر المحاسن کہا، کثیر صحابہ کرام کا زمانہ پایا چھوٹی عمر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔

اساتذہ:

علقمہ بن قیس، حضرت مسروق، عبیدۃ السلمانی، ابوزرعہ بجلی، ربیع بن خثیم، ابوشعثاء محاربی، قاضی شریح، عبدالرحمن بن یزید، ہمام بن حارث۔علقمہ بن قیس آپ کے اساتذہ میں سب سے بڑانام ہے علم فقہ آپ نے انہیں سے حاصل کیا۔ آپ سے روایت کرنے والے بے شمار علماء و محدثین ہیں جیسے امام حماد بن سلیمان، حکم بن عتیبہ، عمرو بن مرۃ، مغیرۃ بن مقسم، سلیمان اعمش، عطاء بن سائب، اس کے علاوہ صحاح ستہ اور حدیث کی تمام بنیادی کتب میں آپ کی روایات پائی جاتی ہیں۔

علماء کے تعریفی اقوال:

اسماعیل بن ابوخالد بیان کرتے ہیں: "کان الشعبی و ابراھیم و ابو الضحی یجتمعون فی المسجد یتذاکرون الحدیث فاذاجاء ھم شیئ لیس فیہ عندھم روایۃ رمواابراھیم بابصارھم"[6]

ترجمہ: امام شعبی، ابراھیم نخعی اور ابوضحی یہ تینوں مسجد میں جمع ہوکر حدیث کا تکرار کیا کرتے تھے جب ان کے پاس کوئی ایسامسئلہ آتاجس کے بارے ان کے پاس روایت نہ ہوتی توحضرت ابراھیم نخعی کی طرف اشارہ کردیتے۔یعنی اگر ان لوگوں کے پاس کوئی حدیث یاروایت ہوتی توسائل کے جواب میں وہ بیان کردیتے نہ ہونے کی صورت میں جواب حضرت ابراھیم نخعی دیاکرتے تھے کیونکہ آپ حضرت علی وابن مسعود رضی اللہ عنھما کی فقہ کو اچھی طرح جانتے تھے اللہ تعالی نے آپ کے اندر مجتہدانہ صلاحیتیں رکھی ہوئی تھیں اس طریق سے آپ اس مسئلہ کو کسی قرآنی آیت یاحدیث رسول پر قیاس کرتے اور اس کے زریعے جواب ارشاد فرمادیتے۔

---

(31)سیر اعلام النبلاء،ج:5،ص:312

شعیب بن حجاب کہتے ہیں: "کنت فیمن دفن ابراھیم النخعی لیلا سابع سبعۃ او تاسع تسعۃ فقال الشعبی ادفنتم صاحبکم قلت نعم قال اما انہ ماترک احدا اعلم منہ اوافقہ منہ قلت ولا الحسن ولا ابن سیرین قال نعم ولا من اھل البصرۃ ولا من اھل الکوفۃ ولا من اھل الحجاز وفی روایۃ ولا من اھل الشام"(7)

ترجمہ: میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے حضرت ابراھیم نخعی کو سات راتوں میں سے کسی ایک میں دفن کیا، امام شعبی نے فرمایا: کیا تم نے اپنے صاحب کو دفن کر دیا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں، آپ نے فرمایا: انہوں نے اپنے پیچھے اپنے سے زیادہ کوئی فقیہ نہیں چھوڑا، شعیب کہتے ہیں میں نے عرض کی وہ حضرت حسن بصری اور امام ابن سیرین سے بھی زیادہ فقیہ تھے فرمایا ہاں، پھر کہا وہ اہل بصرہ اہل کوفہ اہل حجاز اور اہل شام کے علماء سے بھی زیادہ فقہ جاننے والے تھے۔ چونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ حدیث کے ساتھ ساتھ فقہ کو بھی خوب جانتے تھے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود کے اجتہادات کو اچھی طرح یاد کیا ہوا تھا اس لئے امام شعبی نے آپ کو ان تمام امصار کے علماء پر فضیلت دی، یاد رہے آپ رحمہ اللہ صرف فقیہ نہیں تھے بلکہ علم حدیث پر بھی گہری نظر رکھتے تھے جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا کہ علماء نے آپ کو حدیث کے سقم اور صحت کو جاننے میں سنار کی طرح کہا، امام جرح و تعدیل صاحب مذہب سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے آپ کو حافظ الحدیث صاحب سنت کہا۔ فخذو لا تنسٰی

علقمہ بن قیس رحمۃ اللہ علیہ:

(32) حوالہ مذکور، ص: 315

شاگرد رشید باب مدینۃ العلم و ابن مسعود سیدنا علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ زمانہ نبوی ﷺ میں پیدا ہوئے مگر زیارت سے مشرف نہ ہوسکے کوفہ کے رہنے والے تھے جب سیدنا عبد اللہ بن مسعود وہاں تشریف لائے تو ان کی صحبت کو لازم پکڑا علم حدیث وفقہ خوب دسترس حاصل کی یہاں تک کہ اپنے زمانے کے عظیم علماء وفقہاء میں شمار ہونے لگے اگرچہ آپ جمال مصطفی ﷺ نہ دیکھ سکے اور صحابہ کی عظیم جماعت میں شامل نہ ہوسکے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم میں وہ بلندی اور عروج عطاء فرمایا کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنھم بھی آپ سے مسائل پوچھا کرتے تھے حضرت عبد اللہ بن مسعود کی فقہ واجتہادات کو آفاق میں پھیلایا اور ہر طرف رائج کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ وہ ہستی ہیں جنہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر جنگ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

اساتذہ:

جیسا کہ چند سطور قبل بیان ہوا کہ آپ نے زمانہ بعثت کو پایا اس واضح طور پر معلوم ہوا کہ صحابہ کی بڑی جماعت آپ کی اساتذہ میں شامل ہوگی چنانچہ کبار صحابہ میں درج ذیل اسماء ہیں: حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان، علی، سعد، حذیفہ بن یمان، ابو درداء، عبد اللہ بن مسعود، ابو مسعود، ابو موسیٰ اشعری، خباب، خالد بن ولید، سلمہ بن یزید نخعی، معقل ابن سنان، عائشہ رضی اللہ عنھم۔ آپ سے درج ذیل علماء نے روایت کیا: ابراھیم بن یزید نخعی، عبد الرحمن بن یزید، عامر شعبی، ابو وائل شقیق بن سلمہ، سلمہ بن کھیل، ان کے علاوہ بے شمار۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ وہ ہستی ہیں جنہیں خلفاء راشدین میں تین حضرات سے علم حدیث حاصل کرنے کا موقع ملا اور علم فقہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سیکھا۔

یہاں سے اہل علم غور کریں کہ فقہ حنفی صرف حضرت عبداللہ بن مسود کے علم حدیث و اجتہادات کا نام نہیں جو آگے امام اعظم تک پہنچے بلکہ اس میں حضرت عمر فاروق بھی شامل ہیں جن کی زبان پر حضور ﷺ نے فرمایا حق جاری کر دیا گیا ہے جنہوں نے بے شمار نئے پیش آنے والے مسائل کو حل کیا صحابہ کرام کو اکٹھا کر کے اور اپنے قیاس و اجتہاد کے زریعے، حضرت عثمان بھی اس میں شامل ہیں آپ کے زمانہ میں بھی کثیر مسائل کو حل کیا گیا اہل علم کی بڑی تعداد آپ کے زمانہ میں موجود تھی، باب مدینۃ العلم شیر خدا سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی کافی عرصہ کوفہ میں تشریف فرما رہے آپ کی زندگی کے آخری مبارک لمحات بھی یہیں گزرے جن کے علم میں ید طولیٰ کا کوئی انکار نہیں کر سکتا جب مصطفیٰ کریم ﷺ نے خود آپ کو علم کا شہر کہا اور جب آپ کو گورنر بنا کر بھیجا تب بھی آپ کے لئے خصوصی دعا ارشاد فرمائی جو اپنے سواء تینوں خلفاء راشدین کے زمانہ مبارک میں قاضی القضاۃ رہے آپ رضی اللہ عنہ کے کوفہ میں قیام کے دوران کئی افراد نے آپ سے علم حدیث سیکھا اسے آگے پھیلایا حضرت علقمہ نے بھی آپ سے علم سیکھا اس کے علاوہ تقریبا ہزار سے زیادہ صحابہ کرام کوفہ میں تشریف لائے جن کے علمی فیضان سے سرزمین کوفہ سیر اب ہوئی اسی وجہ سے محدثین وفقہاء کی بڑی تعداد ہمیں کوفہ میں نظر آتی ہے یہیں سے فقہ حنفی کی بنیاد شروع ہوئی جسے حضرت علقمہ نے ان کبار صحابہ بالخصوص جناب عبداللہ بن مسعود سے حاصل کیا ان سے آگے حضرت ابراھیم بن یزید نخعی نے لیا ان سے آگے امام حماد بن سیلمان نے لیا ان سے سیدنا امام اعظم نے حاصل کیا اور کھول کر واضح طریق سے بیان کیا آگے امام ابو یوسف نے اسے پوری دنیا میں پھیلایا اور سرکاری سطح دلوائی امام محمد بن حسن الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے کتب میں مدون کیا جن سے آج تک ماننے والے اور اسے نہ ماننے والے سارے فیض یاب ہو رہے ہیں۔

علماء کے اقوال:

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ کبیر میں اپنی سند کے ساتھ حضرت عمرو بن شرحبیل سے بیان کیا:

"اشبہ الناس بعبد اللہ ھدیا ودلا علقمۃ و سئل عمارۃ عن الاسود فقال کنت اذا نظرت الیہ کانہ راھب"[8]

ترجمہ: علقمہ لوگوں میں سب سے زیادہ مشابہ ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود کے ہدایت اور حقیقت کی طرف رہنمائی کرنے میں۔

ابن سعد الطبقات الکبریٰ میں حضرت منصور سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "قال سالت ابراھیم اشھد علقمۃ صفین قال نعم وخضب سیفہ وعرجت رجلہ و أصیب أخوہ ابی الصلاۃ قال طلق و قیل لہ ابی الصلاۃ لکثرۃ صلاتہ"[9]

ترجمہ: منصور کہتے ہیں میں نے ابراھیم بن یزید نخعی سے پوچھا: کیا حضرت علقمہ جنگ صفین میں شامل ہوئے تھے؟ فرمایا: ہاں اور ان کی تلوار خون سے رنگ گئی اور ان کا پاؤں ٹیڑھا ہو گیا اور ان کے بھائی ابی الصلاۃ کو شہید کر دیا گیا طلق بن غنام کہتے ہیں ان کو کثرت نماز کی وجہ سے ابی الصلاۃ کہا جاتا تھا۔

امام شعبی بیان کرتے ہیں: "کان الفقھاء بعد اصحاب رسول اللہ ﷺ بالکوفۃ فی اصحاب عبد اللہ: علقمۃ وعبیدۃ و شریح ومسروق"[10]

---

(33) امام بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری، التاریخ الکبیر، ج:7، ص:41

(34) ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد بن سعد البصری البغدادی، الطبقات الکبریٰ، ج:6، ص:88، ناشر بیروت، الطبعۃ الاولی

(35) سیر اعلام النبلاء، ج:5، ص:18

ترجمہ: کوفہ میں فقہاء اصحاب رسول ﷺ کے بعد حضرت عبد اللہ کے شاگردوں میں علقمہ، عبیدہ، شریح اور مسروق تھے۔ اس کے علاوہ بے شمار علماء آپ کی شان میں رطب اللسان ہیں یحیٰ بن معین نے آپ کو ثقہ کہا امام احمد نے اہل خیر میں شامل کیا امام شمس الدین الذھبی نے فقیہ الکوفہ، عالم الکوفہ، مقرء الکوفہ، الامام، الحافظ، المجود، المجتہد الکبیر جیسے القاب سے یاد فرمایا۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ:

شبیہ مصطفیٰ ﷺ فی العمل و صاحب طَہورہ ونَعلیہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ المکی البدری ان مبارک ہستیوں میں شامل ہیں جنہوں جمال حبیب خدا کو دیکھا سابقین اولین میں میں آپ کا شمار ہوتا ہے غزوۂ بدر میں حاضر ہوئے نبی کریم ﷺ کے خاص خادموں میں آپ کا نام درج ہے آپ ﷺ کی طہارت والہ برتن اور آپ ﷺ کے مبارک نعلین شریفین اٹھایا کرتے تھے جن کے بارے اللہ کے محبوب ﷺ نے فرمایا: "اگر میں کسی کو تمہارا حکمران بناتا تو بغیر کسی سے مشورہ لئے ابن ام معبد کو بناتا" یہ آپ رضی اللہ عنہ کی شان ہے خادم ہونے کے باوجود اپنے اندر حکمران و خلیفہ بننے کی اہلیت رکھتے تھے اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو کوفہ کی طرف بھیجا تو اُن سے فرمایا: مجھے خود ان کی ضرورت ہے میں اپنے پر تم کو ترجیح دے رہا ہوں، ایک مرتبہ اس طرح فرمایا: یہ برتن تو چھوٹا ہے لیکن علم سے بھرا ہوا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب سے درجنوں کتب بھری پڑی ہیں صحاح ستہ خصوصا بخاری و مسلم میں مستقل ابواب قائم ہیں آپ رضی اللہ عنہ کے مناقب میں بطور برکت چند ملاحظہ ہوں:

آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"قدمت انا و اخی من الیمن فکنا حینا و ما نریٰ ابن مسعود و امہ الا من اھل بیت رسول اللہ ﷺ من کثرت دخولھم و لزومھم لہ"(11)

ترجمہ: میں اور میرا بھائی یمن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے کافی وقت وہاں رہے ہم عبد اللہ بن مسعود اور ان کی والدہ کی بارے یہی گمان کرتے تھے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سے ہیں کیونکہ وہ بار بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آیا کرتے تھے۔

ابو الاحوص بیان کرتے ہیں:

" کنا فی دار ابی موسی رضی اللہ عنہ مع نفر من اصحاب عبد اللہ و ھم ینظرون فی مصحف فقام عبد اللہ فقال ابومسعود ما اعلم رسول اللہ ﷺ ترک بعدہ اعلم بما انزل اللہ من ھذا القائم فقال ابو موسیٰ اما لئن قلت ذاک لقد کان یشھد اذا غبنا و یؤذن لہ اذا حجبنا"(12)

ترجمہ: ہم حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے کچھ شاگردوں کے ساتھ اور وہ مصحف میں دیکھ رہے تھے حضرت عبد اللہ کھڑے ہوئے تو ابو مسعود نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد نہیں چھوڑا اللہ کے دین کو زیادہ جاننے والا اس کھڑے ہونے والے سے، اس کے بعد حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ

---

(36) مسلم شریف، باب من فضائل عبد اللہ بن مسعود و امہ، ج:2، ص:425

(37) حوالہ مذکور

نے فرمایا: یہ بات ایسے ہی ہے جب ہم حضور ﷺ کے پاس نہ ہوتے تب بھی یہ آپ ﷺ کے پاس ہوتے تھے اور انہیں اس وقت بھی حضور ﷺ کے پاس جانے کی اجازت مل جاتی جب ہمیں روک دیا جاتا۔

امام شمس الدین ذھبی سیر اعلام النبلاء میں اپنی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کرتے ہیں:

"رضیت لامتی ما رضی لها ابن ام عبد"[13]

ترجمہ: میں نے اپنی امت کے لئے وہی پسند کیا جو اس کے لئے ابن ام عبد نے پسند کیا۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس حدیث مبارکہ کو ذکر کیا ہے جلد تین صفحہ تین سو سترہ پر لکھنے کے بعد ارشاد فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے اور شیخین کی شرطوں پر ہے لیکن انہوں نے اس کو اپنی صحیحین میں درج نہیں کیا، معزز قارئین دیکھئے اس حدیث پاک کس قدر آپ رضی اللہ عنہ کی عظمت و رفعت کا بیان ہے آپ رضی اللہ عنہ کے علمی مشاغل و اجتہادات کا اس حدیث سے صحیح ہونا واضح ہوتا ہے اس کے بعد فقہ حنفی کے موافق شرع ہونے اور حضور ﷺ کے مرضی کے مطابق ہونے میں شک نہیں رہ جاتا۔

مفتی احمد نواز قادری عطاری

(38) سیر اعلام النبلاء، ج:3، ص:293